یہ پاکستان اور اسلام کی خدمت ہے۔ اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ سنی سنائی بات آگے نقل کر دے۔ امید ہے تمام حلقے اس بات کا خصوصی اہتمام کریں گے اور مدارس کے بارے میں کچھ لکھنے یا کہنے سے پہلے اس کی تحقیق کر لیا کریں گے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

دینی جماعتوں کی شیرازہ بندی......وقت کی اہم ضرورت!

پاکستان کی بیشتر دینی جماعتیں اپنے اپنے حلقوں میں متحرک نظر آتی ہیں اور اپنے عقائد ونظریات کے مطابق اس کی دعوت وتبلیغ اور تعلیم وتربیت کا کام بھی سرانجام دے رہی ہیں۔ ابتداء میں یہ جماعتیں انہی مقاصد کے لیے وجود میں آئی تھیں، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے مقاصد میں بھی وسعت پیدا ہوئی اور ایک صالح معاشرے کے لیے اچھی حکومت کا قیام ان کا نصب العین بن گیا۔ جس کے لیے جدوجہد شروع ہوئی۔ بعض جماعتوں نے اپنے ہم خیال سیاسی جماعتوں کے ساتھ الحاق کیا اور ان کے حلیف بن کر ایسے لوگوں کو انتخاب میں کامیاب کرانے کی کوشش کی، جو اسمبلیوں میں پہنچ کر کم از کم ان کے عزائم کی تکمیل کر سکیں۔ اس تعاون پر انہیں بھی کچھ نشستیں ملتی رہی ہیں اور اس طرح یہ دینی جماعتیں اپنی آواز قانون ساز اداروں میں اٹھاتی رہی ہیں۔

تقریباً ایک دہائی قبل یہ کوشش کی گئی کہ دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جائے اور اس کے ذریعے دینی حلقوں کے ووٹوں کی قوت کو بروئے کار لایا جائے۔ لہٰذا یہ کوشش بہت حد تک کامیاب رہی اور متحدہ مجلس عمل وجود میں آئی۔ جس کے ذریعے گذشتہ انتخاب میں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی اور متحدہ مجلس عمل صوبہ سرحد میں اپنی حکومت بنانے میں کامیاب ہوئی۔ جبکہ بلوچستان حکومت کا نصف حصہ بھی ان کے پاس رہا اور وفاقی حکومت میں متحدہ مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمٰن قائد حزب اختلاف قرار پائے۔ بلاشبہ یہ دینی جماعتوں کی بہت بڑی کامیابی تھی۔ جو ان کے اتحاد کی وجہ سے انہیں نصیب ہوئی۔

اگرچہ ایک حلقہ دینی جماعتوں کی کارکردگی اور حکومت سازی سے مطمئن نہ ہوا اور ان پر طرح طرح کے الزامات لگاتا رہا۔ ان کا کہنا ہے کہ حکومت میں ہوتے ہوئے انہوں نے کوئی قابل قدر کام نہیں کیا اور نہ

ہی صوبہ سرحد کی حکومت کا طرزِ عمل دوسرے صوبوں کی نسبت مختلف ہوا۔ عوام کے مسائل جوں کے توں رہے اور نہ ہی کوئی اسلامی اصلاحات کا نفاذ ہوا اور جو وعدے کر کے یہ لوگ اسمبلیوں میں پہنچے ان کے برعکس کام کیے اور امریکی نواز پالیسیوں میں مددگار ثابت ہوئے۔ خصوصاً سترھویں ترمیم میں مرکزی کردار ادا کیا اور پرویز مشرف کے اقتدار کو در پردہ تحفظ فراہم کیا اور یہ سلسلہ ان کے دوبارہ انتخاب تک جاری رہا۔ جبکہ یہ طے ہوا تھا کہ سرحد اسمبلی کو انتخاب سے قبل تحلیل کر دیا جائے گا' مگر اس پر عمل نہ ہوا۔

یہی وہ نکتہ تھا جس کی وجہ سے دینی جماعتوں کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہوئیں اور ان کے قائدین ایک دوسرے سے بدگمان ہوتے گئے۔ حتیٰ کہ نئے انتخابات کی تاریخوں کا اعلان کر دیا گیا۔ انتخاب میں شرکت اور عدم شرکت بھی ایک ایسا موضوع تھا' جس نے اس خلیج میں مزید وسعت پیدا کر دی اور یہ جماعتیں واضح ٹکڑوں میں بٹ گئیں۔ اب ان میں سے ایک قابل قدر جماعت نے بائیکاٹ کر رہا ہے' جبکہ باقی جماعتیں کسی نہ کسی شکل میں انتخاب میں شرکت کر رہی ہے۔ دینی جماعتوں کا شیرازہ بکھر گیا' وہ قوت جس نے سابقہ انتخاب میں بڑی کامیابی حاصل کی' اب حالت یہ ہے ان کے قائدین کی نشستیں خطرے میں نظر آ رہی ہیں اور آئندہ انتخابات میں ان کی شکست واضح ہے۔ اگر یہ جماعتیں باہمی اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کرتیں اور انتخاب میں شرکت یا عدم شرکت کا متفقہ فیصلہ کرتیں تو ان کی عزت و توقیر میں اضافہ ہوتا' لیکن موجودہ شکل میں کوئی جماعت بھی کامیابی حاصل نہ کر سکے گی۔

اب بھی وقت ہے۔ قائدین مل جل کر اس کا حل نکالیں۔ دینی جماعتوں کی شیرازہ بندی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اتحاد و اتفاق کے ساتھ کام کرنے میں خیر و برکت ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس طرح ان لوگوں کے منہ بھی بند ہو جائیں گے جو دینی جماعتوں کی تفریق سے نہ صرف بغلیں بجا رہے تھے' بلکہ تمام دینی حلقوں کو طعنہ دے رہے تھے کہ دو ملاؤں میں مرغی حرام...... یہ لوگ محض اقتدار کی خاطر دست و گریبان ہیں۔ اس لیے تمام جماعتوں کے قائدین سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ عوام الناس کی ان خواہشات کا احترام کریں اور آپس میں اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کریں کیونکہ عامۃ الناس ان کو ایک پلیٹ فارم اور ایک اسٹیج پر یکجا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اُمید ہے ہماری اس التماس پر ہمدردی سے غور کیا جائے گا۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆